بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

ہم احمدیوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ ہر حملہ جو اسلام کے نام پر بھٹکے ہوئے لوگ کرتے ہیں
ہمیں پہلے سے بڑھ کر ہماری ذمہ داریاں پوری کرنے کی طرف توجہ دلانے والا ہونا چاہئے

ہر ایسی حرکت جس سے اسلام کا نام بدنام ہوتا ہے اس کے بعد ہم نے دنیا کو بتانا ہے کہ میرے مذہب کی بنیاد امن اور سلامتی پر ہے

دعاؤں اور صدقات پر زور دینے کی بہت زیادہ ہمیں کوشش کرنی چاہئے تا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والے بنتے چلے جائیں

قرآن کریم میں بہت ساری دعائیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کے لئے پڑھتے رہنا چاہئے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 29 / جولائی 2016 بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آجکل دنیا کے حالات بڑی تیزی سے خراب ہو رہے ہیں اور بدقسمتی سے اس کی وجہ مسلمانوں کے بعض گروہ بن رہے ہیں۔ مسلمان ممالک کے سربراہ، ان کے کرتے دھرتے نہیں سمجھتے کہ ان کو اسلام مخالف طاقتیں گھیرے میں لینے کی کوشش کر رہی ہیں۔ اسلام کے نام پر اور جہاد کے نام پر جو ظلم ہو رہے ہیں ان کا اسلام کی تعلیم سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ اسی طرح جو حکومتیں اپنے لوگوں پر ظلم ڈھا رہی ہیں اسلامی تعلیم سے ان کا دور کا بھی واسطہ نہیں۔ دہشت گرد نہ صرف اسلام کے نام پر غیر مسلموں کو قتل کر رہے ہیں بلکہ اس سے بڑھ کر مسلمانوں کا قتل عام ہو رہا ہے اس میں معصوم بھی شامل ہیں بچے بوڑھے عورتیں سب شامل ہیں۔ مسلمان ممالک کی طاقت کمزور سے کمزور تر ہو رہی ہے اور یہی بات جو اسلام مخالف طاقتیں ہیں وہ چاہتی ہیں کہ اسلامی حکومتیں کبھی مضبوط نہ ہوں۔ اسلامی ممالک کبھی معاشی لحاظ سے یا امن اور سلامتی کے لحاظ سے مضبوط نہ ہوں۔ مسلمان ممالک کے سربراہ اور ان کے پروردہ علماء نہ ہی اسلامی تعلیم کو سمجھتے ہیں اور نہ ہی سمجھنا چاہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے بھیجے ہوئے اس زمانے کے امام اور ہادی کی بات سننے سے انکاری ہیں جس کو خود اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق اس زمانے میں اسلام کی حقیقی تعلیم کو دنیا میں جاری کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ نتیجۃً ہم دیکھ رہے ہیں کہ اسلام جو امن اور انصاف قائم کرنے کا سب سے بڑا علمبردار ہے، جو اسلامی حکومتوں کو کہتا ہے کہ امن اور انصاف قائم کرنا اسلامی حکومتوں کا سب سے بڑھ کر فرض ہے وہی امن اور انصاف کی دھجیاں اڑا رہے ہیں۔ ہر مسلمان ملک میں جو فتنہ و فساد برپا ہے اور مفاد پرست جو اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں وہ اس لئے ہے کہ حکومتیں بجائے عوام کی بھلائی اور بہتری کے لئے کام کریں اپنے مفادات کو مقدم رکھے ہوئے ہیں۔ مسلمان مسلمانوں کو قتل کر رہے ہیں برداشت کا مادہ سربراہوں میں نہیں رہا۔ اب ترکی میں گزشتہ دنوں جو بغاوت ہوئی بیشک یہ بغاوت کسی طرح بھی اسلامی تعلیم کے مطابق justified نہیں ہے لیکن اس کے نتیجہ میں جو حکومت نے اقدامات کئے ہیں یا کر رہی ہے وہ بھی ظالمانہ ہیں کہ جتنے بھی حکومت کے سیاسی لحاظ سے مخالف ہیں چاہے وہ فساد میں شامل بھی نہیں ہیں ان کے خلاف کارروائی ہو رہی ہے۔ یہ سب دیکھنے کے باوجود مسلمان حکمرانوں کو سمجھ نہیں آتی اگر قرآن کریم کی تعلیم پر غور نہیں کرنا اگر مسلمان بن کر نہیں رہنا تو عقل کا تو تقاضا یہ ہے کہ سوچ سمجھ کر اپنے قدم اٹھائیں پس ان مسلمان ممالک کے لئے ان دنوں بہت دعا کی ضرورت ہے اللہ تعالیٰ

پھر دہشت گرد تنظیموں نے ان مغربی ممالک میں معصوم جانوں کو قتل کرنے کے انتہائی بہیمانہ اور ظالمانہ عمل کر کے اسلام کو بدنام کرنا شروع کیا ہوا ہے۔ یہ بھی بعید نہیں کہ اسلام کو بدنام کرنے کے لئے اسلام مخالف طاقتیں ہی غیر مسلم ممالک میں ایسی حرکتیں ان لوگوں سے کروا رہی ہوں جس سے اسلام بھی بدنام ہو اور ان کو مدد کے نام پر دنیا کو دہشت گردی سے بچانے کے نام پر اپنے اڈے ان ممالک میں قائم کرنے کے لئے ایک وجہ ہاتھ آ جائے۔

اگر صحیح اسلامی تعلیم سے یہ لوگ آگاہ ہوں علم ہو تو ان کو پتا ہونا چاہئے کہ یہ کوئی اسلامی تعلیم نہیں ہے کہ معصوموں کی قتل و غارت کی جائے۔ ایئر پورٹوں پر سٹیشنوں پر مسافروں کو اور بچوں کو عورتوں کو بوڑھوں کو بیماروں کو قتل کر دیا جائے۔ چرچوں میں جا کر لوگوں اور پادریوں کو قتل کر دیا جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو جنگ میں جو فوج بھجواتے تھے اسے بھی ہدایت ہوتی تھی کہ عورتوں بچوں بوڑھوں راہبوں پادریوں کو قتل نہیں کرنا۔ ہر شخص جو ہتھیار نہیں اٹھاتا یا کسی بھی شکل میں مسلمانوں کے خلاف جنگ کا حصہ نہیں بنتا اسے کوئی نقصان نہیں پہنچانا۔ قتل تو دور کی بات رہی۔ پس نہ ہی یہ قرآن کریم کی تعلیم ہے نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم نہ ہی آپ کے اور آپ کے خلفاء راشدین اور صحابہ رضوان اللہ علیہم کے کسی عمل سے یہ ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے دین کا نام اسلام رکھا ہے اور یہ نام ہی دہشتگردی اور جبر و تشدد کو ردّ کرتا ہے اور امن و صلح اور آشتی کا پیغام دیتا ہے۔ اسلام کے معنی ہی امن میں رہنا اور امن دینا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ۔ اور اللہ تعالیٰ سلامتی اور امن کے گھر کی طرف بلاتا ہے۔ ایک حقیقی مسلمان جب نماز پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا رحم اور اس کا فضل مانگتا ہے۔ ایک مسلمان جب نماز پڑھتا ہے تو پھر شرارت شوخی اور فسق و فجور سے بچتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نماز بُری اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے۔ پھر اسلام کہتا ہے سلام کو رواج دو اور سلامتی پھیلاؤ۔ سلام کہنا صرف مسلمانوں تک محدود نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تو سب کو سلام کہا جاتا تھا۔ بلا تخصیص۔ کسی بھی حکم کو لے لیں اسلام امن صلح اور آشتی کا مذہب ہے نہ کہ دہشت گردی کا۔ اگر دنیا کے دل جیتے جا سکتے ہیں اگر اسلام کو دنیا میں پھیلایا جا سکتا ہے تو اس کی خوبصورت تعلیم سے نہ کہ شدت پسند لوگوں اور علماء کی خود ساختہ تعلیم سے۔ لیکن یہ راستہ تو وہی دکھا سکتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانے کا امام بنا کر بھیجا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ اسلام نے اپنی تعلیم کے دو حصّے کئے ہیں اول حقوق اللہ اور دوم حقوق العباد۔ حق اللہ تو یہ ہے کہ اس کو واجب الاطاعت سمجھے اور حق العباد یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی مخلوق سے ہمدردی کریں۔ یہ طریق اچھا نہیں کہ صرف مخالفت مذہب کی وجہ سے کسی کو دکھ دیں۔ ہمدردی اور سلوک ایک چیز ہے اور مخالفت مذہب دوسری شے۔

پس یہ تعلیم ہے جس کو اپنا کر مسلمان دنیا میں دوبارہ اسلام کی شان و شوکت قائم کر سکتے ہیں کہ خدا کے حق کو بھی پہچانیں اور ایک دوسرے کے حق کو بھی پہچانیں۔ نوع انسان میں محبت اور پیار پیدا کرنے کی کوشش کریں قطع نظر اس کے کہ کون کس مذہب سے تعلق رکھتا ہے۔ ظلم سے کام لے کر معصوموں کو قتل کرنے کی بجائے اسلام کی امن صلح اور آشتی کی تلوار سے دلوں کو گھائل کر کے خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے قدموں میں لا کر ڈالیں۔ ہم احمدیوں کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ہر حملہ جو اسلام کے نام پر یہ بھٹکے ہوئے لوگ کرتے ہیں ہمیں پہلے سے بڑھ کر ہماری ذمہ داریاں پوری کرنے کی طرف توجہ دلانے والا ہونا چاہئے۔ ہر ایسی حرکت جس سے اسلام کا نام بدنام ہوتا ہے اس کے بعد ہم نے دنیا کو بتانا ہے کہ میرے مذہب کی بنیاد امن اور سلامتی پر ہے۔ ہم میں سے ہر ایک نے یہ بتانا ہے۔ اگر اسلام کے پیروؤں میں سے کوئی ایسی حرکت کرتا ہے جو امن اور

سلامتی کو برباد کرنے والی ہے تو اس شخص یا گروہ کا ذاتی اور اپنے مفاد حاصل کرنے والا عمل ہے۔ اسلام کی تعلیم سے اس کا کوئی بھی تعلق اور واسطہ نہیں ہے۔ یہ سراسر ناجائز چیزیں ہیں اس کی ذمے داری ان لوگوں پر عائد ہوتی ہے جو یہ عمل کرتے ہیں نہ کہ اسلامی تعلیم پر۔

حضور انور نے فرمایا ابھی بہت کام ہے دنیا تک اسلام کا حقیقی پیغام پہنچانے کا جو ہم نے کرنا ہے۔ گو کہ پہلے سے بہت زیادہ تعارف اسلام کا جماعت کے ذریعہ ہو چکا ہے لیکن ابھی ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ تسلی بخش کام ہو گیا۔ مخالفت کے اس دور میں ہمیں بڑی حکمت اور محنت سے کام کرنا ہوگا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام وہ مذہب ہے جس نے دنیا میں پھیلنا ہے انشاء اللہ۔ اور اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ اب احمدیت کے ذریعہ سے ہونی ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔ یہ اللہ تعالیٰ نے مقدر کیا ہوا ہے لیکن ہمیں یہ کوشش کرنی چاہئے اور دعا کرنی چاہئے کہ یہ ترقی کے نظارے ہم اپنی زندگیوں میں دیکھ سکیں اور ہماری کمزوریاں اور کوتاہیاں اس ترقی کو ہم سے دور کرنے والی نہ ہوں۔ پس اپنی پردہ پوشی اور اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کے لئے ہمیں محنت اور دعاؤں کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ ہمارے تو اسلام مخالف طاقتیں بھی خلاف ہیں اور نام نہاد علماء کے پیچھے چلنے والے مسلمان بھی خلاف ہیں لیکن ہم نے ہر خوف کو دور کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے مشن کی تکمیل کے لئے کوشش کرنی ہے۔

ان دنوں دنیا کے جو حالات ہیں اس کے لئے اور ہر احمدی کو ہر شر سے بچنے کے لئے اور جماعت کی من حیث الجماعت دنیا میں ہر جگہ شریروں کے شر سے بچنے کے لئے ہمیں دعاؤں اور صدقات پر توجہ دینی چاہئے۔ جیسا کہ میں نے کہا آجکل حالات خراب سے خراب تر ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ شریروں کے شر ان پر الٹائے جو اسلام کو بدنام کر رہے ہیں اسلام کے نام پر ظلم و تعدی کر کے اللہ تعالیٰ کے دین کو بدنام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی پکڑ کے جلد سامان کرے اور تمام بلاؤں اور مشکلات کو دور فرمائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعاؤں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ایک موقع پر فرمایا کہ جس کے لئے باب دعا کھولا گیا تو گویا اس کے لئے رحمت کے دروازے کھول دیئے گئے اور اللہ تعالیٰ سے جو چیز مانگی جاتی ہے ان میں سے سب سے زیادہ اسے یعنی اللہ تعالیٰ کو عافیت طلب کرنا محبوب ہے۔ اس کی عافیت میں آنا اس کو محبوب ہے اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دعا اس ابتلاء کے مقابلے پر جو آ چکا ہو اور اس ابتلاء کے مقابلے پر جو ابھی نہ آیا ہو نفع دیتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے بندو تم پر لازم ہے کہ تم دعا کرنے کو اختیار کرو۔ پھر آپ نے ایک موقع پر فرمایا کہ اللہ کے نزدیک دعا سے زیادہ قابل عزت اور کوئی چیز نہیں ہے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقات کے بارے میں فرمایا کہ ابتلاؤں اور آگ سے بچنے کے لئے صدقات دو بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ ہر مسلمان پر صدقہ کرنا فرض ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موقع پر فرمایا کہ صدقہ اور دعا سے بلا ٹل جاتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ دعاؤں کی قبولیت کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ انسان اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرے۔ اگر بدیوں سے نہیں بچ سکتا اور خدا تعالیٰ کی حدود کو توڑتا ہے تو دعاؤں میں کوئی اثر نہیں رہتا۔

پس اللہ تعالیٰ کی حدود کے اندر رہتے ہوئے دعاؤں اور صدقات پر زور دینے کی بہت زیادہ ہمیں کوشش کرنی چاہئے تا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والے بنتے چلے جائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ایک موقع پر دعاؤں کی طرف ہمیں توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں تو ہمیشہ دعا کرتا ہوں مگر تم لوگوں کو بھی چاہئے کہ ہمیشہ دعا میں لگے رہو۔ نمازیں پڑھو اور توبہ کرتے رہو۔ جب یہ حالت ہوگی تو اللہ تعالیٰ حفاظت کرے گا اور اگر سارے گھر میں ایک شخص بھی ایسا ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کے باعث سے دوسروں کی بھی حفاظت کرے گا۔ فرمایا جو خاص ایمان رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی طرف رجوع کرتا ہے اور آپ ان کی حفاظت فرماتا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کبھی کسی صادق سے بے

وفائی نہیں کرتا۔ ساری دنیا بھی اگر اس کی دشمن ہو اور اس سے عداوت کرے تو اس کو کوئی گزند نہیں پہنچا سکتی۔ خدا بڑی طاقت اور قدرت والا ہے اور انسان ایمان کی قوت کے ساتھ اس کی حفاظت کے نیچے آتا ہے اور اس کی طاقتوں اور قدرتوں کے عجائبات دیکھتا ہے پھر اس پر کوئی ذلت نہ آوے گی۔ یاد رکھو خدا تعالیٰ زبردست ہے بلکہ اپنے امر پر بھی زبردست ہے بلکہ اپنے امر پر بھی غالب ہے۔ سچے دل سے نمازیں پڑھو اور دعاؤں میں لگے رہو اور اپنے سب رشتے داروں اور عزیزوں کو یہی تعلیم دو۔ پورے طور پر خدا کی طرف ہو کر کوئی نقصان نہیں اٹھاتا۔ نقصان کی اصل جڑ گناہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم میں بھی بعض دعائیں سکھائی ہیں ان کو بھی پڑھنا چاہئے اور سمجھ کر پڑھنا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اس دعا کی طرف بہت توجہ دلائی ہے کہ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ کہ اے اللہ ہمیں اس دنیا کی حسنات سے بھی نواز اور آخرت کی حسنات سے بھی نواز اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارے میں فرماتے ہیں کہ انسان اپنے نفس کی خوشحالی کے لئے دو چیزوں کا محتاج ہے ایک دنیا کی مختصر زندگی اور اس میں جو کچھ مصائب اور شدائد ابتلاء وغیرہ اسے پیش آتے ہیں ان سے امن میں رہے دوسرے فسق و فجور اور روحانی بیماریاں جو اسے خدا سے دور کرتی ہیں ان سے نجات پاوے۔

ایک دعا یہ ہے کہ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۔ کہ اے ہمارے رب ہمارے قصور اور کوتاہیاں اور ہمارے اعمال میں ہماری زیادتیاں معاف فرما دے اور ہمارے قدموں کو مضبوط کر اور کافروں کے خلاف ہماری مدد کر۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارے میں فرماتے ہیں کہ اگر خدا گناہ بخشنے والا نہ ہوتا تو ایسی دعا ہرگز نہ سکھاتا۔

پھر قرآن کریم کی ایک دعا ہے۔ رَبِّ اِنِّيْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ۔ کہ اے میرے رب اپنی خیر اپنی بھلائی سے جو کچھ بھی تو مجھ پر نازل کرے میں اس کا محتاج ہوں۔ یہ دعا بھی کرنی چاہئے۔ قرآن کریم میں اور بھی بہت ساری دعائیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کے لئے پڑھتے رہنا چاہئے جیسا کہ میں نے کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ان دعاؤں کا ذکر اس لئے فرمایا ہے کہ انسان خالص ہو کر اس سے مانگے تو اللہ تعالیٰ انہیں قبول فرمائے۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعائیں ہیں۔ ایک دعا کے بارے میں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہے آپ فرماتے ہیں کہ یہ مجھ پر القاء ہوئی۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ دعا سکھائی ہے اور وہ یہ ہے رب کل شیئٍ خادمك رب فاحفظني وانصرني وارحمني۔ فرمایا کہ میرے دل میں ڈالا گیا ہے کہ یہ اسم اعظم ہے اور یہ وہ کلمات ہیں جو اسے پڑھے گا ہر ایک آفت سے اسے نجات ہوگی۔

اللہ تعالیٰ جماعت کو مجموعی طور پر بھی اور افراد جماعت کو انفرادی طور پر بھی ہر شر سے بچائے اور مخالفین کے شر ان پر الٹائے۔ مسلمانوں کو عقل اور سمجھ دے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کی آواز کو سنیں اور امت واحدہ بن کر اسلام کی پر امن اور خوبصورت تعلیم کو دنیا میں قائم کرنے والے اور پھیلانے والے ہوں۔

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 29 July 2016

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....

....

....

....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar, Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB